چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۳ ذیقعد ۱۴۰۹ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱۔	تلاوت قرآن و ترجمہ۔	۱
۲۔	تعزیتی قراردادیں۔ (i) ایران کے روحانی پیشوا مرحوم آیت اللہ روح اللہ خمینی کیلئے دعائے مغفرت (ii) گورنر بلوچستان جنرل محمد موسیٰ خان صاحب زادی کے انتقال پر دعائے مغفرت	۲
۳۔	وقفہ سوالات (علیحدہ فہرست میں درج سوالات اور ان کے جوابات)	۵
۴۔	بھل بھاؤ کے گاؤں مچگی میں فرنٹیئر کور کی کارروائی پر میر اختر مینگل کا بیان اور قائد ایوان کا جواب	۱۴
۵۔	رخصت کی درخواستیں۔	۱۸
۶۔	وزیر خزانہ کی جانب سے حکومت بلوچستان کی آڈٹ رپورٹس مالی حسابات اور مالی تصرفات ایوان کی میز پر رکھا جانا	
۷۔	سرکاری قانون سازی (کوئٹہ حصول اراضی رہائشی و ترقیاتی اسکیمات کا منسوخی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (پیش کیا گیا)	۳۴

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں/بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۸ جون ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۳ ذیقعد ۱۴۰۹ھ بروز یکشنبہ
زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ صبح دس بجے
صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولوی عبدالمتین اخوندزادہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ
يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ
رَبِّكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○

ترجمہ:- کیا تم شدید خواہش اور توقع رکھتے ہو کہ یہ لوگ ایمان لے آئینگے جن میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کے کلام کو سمجھ اور جان لینے کے باوجود اسے بدل ڈالتے اور مسخ کر دیتے ہیں۔ اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب تنہائی میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو (اپنی کتابوں کی) وہ باتیں کیوں پہنچاتے ہو جن کا علم تمہیں خدا نے دیا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ یہی باتیں وہ تمہارے مقابلے میں تمہارے رب کے سامنے بطور حجت پیش کریں گے اے ایمان والو کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے ظاہر و باطن سب کو پوری طرح جانتا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

تعزیتی قرار دادیں۔

جناب اسپیکر: اب جناب مولوی عصمت اللہ صاحب تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

مولانا عصمت اللہ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان ایرانی رہنما حضرت امام آیت اللہ روح اللہ خمینی کی وفات پر اپنے دلی صدمے اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے امام خمینی جیسے عالم اسلام کے ایک عظیم رہنما ایرانی قوم کے روحانی پیشوا کی انتھک جدو جہد کے نتیجے میں مملکت ایران میں دو ہزار سالہ شہنشاہیت کا خاتمہ ہوا اور ایران میں اسلامی جمہوریت قائم ہوئی۔ اس عظیم مقصد کی خاطر امام خمینی نے جلاوطنی اور زندان کی طویل صعوبتیں برداشت کیں انہوں نے اپنے سیاسی اور نظریاتی اصولوں کی خاطر کبھی بھی کسی بڑے سے بڑے طاقتور ملک سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ وہ زندگی کے آخری لمحات تک اپنے رہنما اصولوں پر کاربند رہے۔ اور ان کا مشن آج بھی ایرانی قوم کے لئے مشعل راہ ہے۔ لھذا بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان ان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی عظیم اسلامی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے اور سوگوار خاندان و قوم ایرانی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

جناب اسپیکر:۔ قرارداد یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان ایرانی رہنما حضرت امام آیت اللہ روح اللہ خمینی کی وفات پر اپنے دلی صدمے اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ امام خمینی جیسے عالم اسلام کے ایک عظیم رہنما اور ایرانی قوم کے روحانی

پیشوا کی انتھک جدوجہد کے نتیجے میں مملکت ایران دو ہزار سالہ شہنشاہیت کا خاتمہ ہوا اور ایران میں اسلامی جمہوریت قائم ہوئی۔ اس عظیم مقصد کی خاطر امام خمینی نے جلاوطنی اور زندان کی طویل صعوبتیں برداشت کیں انہوں نے اپنے سیاسی اور نظریاتی اصولوں کی خاطر کبھی بھی کسی بڑے سے بڑے طاقتور ملک سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ وہ زندگی کے آخری لمحات تک اپنے رہنما اصولوں پر کاربند رہے اور ان کا مشن آج بھی ایرانی عوام کے لئے مشعل راہ ہے لہذا بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان ان کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی عظیم اسلامی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے اور سوگوار خاندان و قوم ایرانی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔"

جناب اسپیکر: اب مولوی صاحب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرائیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: میر طارق محمود صاحب قرارداد تعزیت پیش کریں۔

میر طارق محمود کھیتران: (وزیر خوراک) جناب والا: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان گورنر بلوچستان (ریٹائرڈ) جنرل محمد موسیٰ کی صاحبزادی کی کراچی میں المناک حادثے میں وفات پر گہرے رنج وغم اور صدمے کا اظہار کرتا ہے ان کی اچانک وفات معزز خاندان کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ لہذا یہ ایوان دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو یہ صدمہ صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے

کی توفیق عطاء فرمائے ۔ آمین "

جناب اسپیکر : قرارداد یہ ہے کہ بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان گورنر بلوچستان (ریٹائرڈ) جنرل محمد موسیٰ کی صاحبزادی کی کراچی میں المناک حادثے میں وفات پر گہرے رنج وغم اور صدمے کا اظہار کرتا ہے ان کی اچانک وفات معزز خاندان کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔

لہٰذا یہ ایوان دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو یہ صدمہ صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین"۔

جناب اسپیکر : اب مولوی صاحب سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کروائیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر : اوپر مہمانوں کی گیلری میں تمام بیٹھے ہوئے حضرات سے میری گذارش ہے کہ وہ کسی قسم کی نعرہ بازی نہ کریں تاکہ اسمبلی کا تقدس برقرار رہے ۔ اس ایوان میں تالیاں نہ بجائیں ۔ نہ دیگر کسی قسم کی آوازیں نکالیں ۔ تمام حضرات اس ایوان میں بیٹھے ہوئے خاموشی سے اسمبلی کارروائی میں حصہ لیں۔

میر محمد صادق عمرانی : جناب والا! میری آپ سے گذارش ہے کہ آپ گیلری میں بیٹھے ہوئے افراد کو سمجھائیں کہ وہ تالیاں نہ بجائیں نعرے نہ لگائیں ۔ اس قسم کی ہدایات آپ کو پہلے دینی چاہئیں تھیں ۔ مگر اس کے برعکس مظاہرہ یہاں ہر بار کیا جاتا ہے ہم آپ سے گذارش کرینگے کہ اسمبلی کے وقار کو برقرار کریں ۔ کیونکہ جس انداز سے اس اسمبلی میں مظاہرہ کیا جا رہا ہے اس سے ممبران کی ہتک ہوتی ہے ۔ اس سلسلے میں آپ نے جو اعلان کیا ہے اس کے باوجود اگر اس پر عمل نہ ہوا تو آپ کا ردعمل کیا ہوگا ۔ ؟

جناب اسپیکر: ہم آپ کے جذبات کا احترام کرتے ہیں میں نے ہدایات جاری کی ہیں آئندہ کوئی بدمزگی نہیں ہوگی۔

سوالات اور ان کے جوابات

جناب اسپیکر: اب سوالات کا وقفہ ہے۔ پہلا سوال سردار چاکر خان ڈومکی صاحب کا ہے

*** ۱۱۔ سردار چاکر خان ڈومکی:** (میر محمد صادق عمرانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال لہڑی/بیل پٹ روڈ پر ری سرفیسنگ Re-surfacing کا انتہائی ناقص کام ہوا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دوران کام متعلقہ محکمہ کی توجہ متعدد بار اس ناقص ری سرفیسنگ کام کی طرف مبذول کرائی گئی تھی لیکن مثبت نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں تحقیقات کرنے اور ذمہ دار آفیسران/ٹھیکیداران کے خلاف ضابطے کے تحت کاروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

میر ہمایوں خان مری، وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے کہ لہڑی/بیل پٹ روڈ کی ری سرفیسنگ کا کام بمطابق بی اینڈ آر (Specification) کیا گیا نہ کہ ناقص کام ہوا ہے۔

(ب) چونکہ کام درست طور پر انجام دیا گیا اس لئے کسی کی طرف سے کام ناقص ہونے کی کوئی شکایت نہیں ہوئی دفتری ریکارڈ کے مطابق اس سلسلے میں کوئی خط وکتابت بھی نہیں کی گئی

(ج) البتہ کام مکمل ہونے کے بعد شدید سیلابی اور بلڈوزروں کے سڑک پر آنے جانے کی وجہ سے بعض جگہ سڑک خراب ہوئی ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی:۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا!۔ اسمبلی کارروائی کے مطابق جو سوالات کئے جاتے ہیں اگر فاضل ممبر سوال نہ کریں تو سوال کا جواب نہیں دیا جاتا ہے۔ اگر کسی ممبر کی طرف سے سوال کیا جائے تو جواب دیا جاتا ہے۔ ورنہ پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میر محمد صادق عمرانی:۔ جناب والا! میر چاکر خان نے جاتے وقت مجھ سے کہا تھا میں رخصت پر ہونگا میرے سوال آپ میری طرف سے پوچھیں۔ لہٰذا میں چاکر خان ڈومکی کی طرف سے سوال وزیر مواصلات سے کرتا ہوں۔

۱۲۔ سردار چاکر خان ڈومکی (میر محمد صادق عمرانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائینگے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ سبی روڈ پر کال ٹیکس پٹرول پمپ کے قریب ایک چھوٹا سا عمدہ اور بہتر حالت میں ریسٹ ہاؤس واقع ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ریسٹ ہاؤس کے (فلش ڈور) دروازے، کھڑکیاں غیر ضروری طور پر نکال کر سلور ڈور اور کھڑکیاں نصب کیجا رہی ہیں جس پر لاکھوں روپے صرف ہونگے۔

(ج) اگر جزو (الف اور ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ان دروازوں اور کھڑکیوں کی اس غیر ضروری تبدیلی کی وجوہات کیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

میر ہمایوں خان مری :۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ کوئٹہ سبی روڈ پر سبی کے نزدیک پٹرول پمپ پر ایک بی اینڈ آر ریسٹ ہاؤس واقع ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ریسٹ ہاؤس میں کھڑکیوں اور دروازوں کو تبدیل کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا کام جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سبی کے مراسلہ نمبر ۴/۵۹/ پی ۔ ڈبلیو ڈی تاریخ ۱۷-۷-۸۸ کے تحت جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کی ہدایت کے مطابق عمل میں لایا گیا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ اگلا سوال حسین اشرف صاحب کا ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف ہمیں اتنا بتائیں گے ۔ کہ اسپیفیکیشن کی ان کے پاس کوئی تفصیل ہے ۔ تو ہمیں بتائیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :۔ جناب والا! آپ کے توسط سے ۔ معزز ممبران کے سوالات ہوتے ہیں ۔ اس کا یہاں جواب دے دیا جاتا ہے ۔ اگر ممبر صاحب فریش سوال کریں اسپیسفیکیشن کے بارے میں تو میں تفصیل سے ان کو جواب دونگا ۔

میر محمد صادق عمرانی :۔ (ضمنی سوال) جناب والا! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ فرضی ریکارڈ اور کارروائی کے علاوہ اس سلسلے میں کوئی تحقیقات کارروائی ہے ۔ ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔ جناب والا! جب ہم یہاں آئے تو ہم نے سی اینڈ ڈبلیو کے سیکرٹری کو وہاں پر بھیجا انہوں نے وہاں پر چیک کیا کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ممبر محترم صاحب وہاں جا کر خود چیک کریں اگر کوئی شکایت ہو تو میرے پاس آجائیں۔ ان کی شکایت دور کرونگا۔

میر محمد صادق عمرانی:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! کیا میں وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ سیکرٹری مواصلات نے جو رپورٹ دی ہے اس رپورٹ کی کاپی فراہم کی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔ جناب اسپیکر:۔ رولز آف بزنس میں ہے کہ جو سوال پوچھا جاتا ہے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ اگر ممبر صاحب فریش سوال کریں تو میں اس کا جواب بڑی خوشی سے دونگا۔

***۱۸۔ مسٹر حسین اشرف:**

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

مئی ۱۹۸۵ء تا دسمبر ۱۹۸۸ء کے دوران ضلع گوادر کی سڑکوں پر کس قدر رقم خرچ ہوئی ہے سڑک وار خرچ شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔

مئی ۱۹۸۵ تا دسمبر ۱۹۸۸ کے دوران ضلع گوادر کی سڑکوں پر مبلغ ۲ کروڑ، نو لاکھ، تنتیس ہزار دو سو تین روپے خرچ کئے گئے۔ ہر سڑک پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر	روڈ کا نام	خرچ شدہ رقم کی تفصیل
۱:	گوادر تربت روڈ (گوادر تا الینٹ کراس)	۲۰،۹۰،۳۴۰/- روپے
۲:	گوادر جیونی روڈ	۱۱،۷۵،۵۲۳/- روپے
۳:	تعمیر برائے آکروپل (گوادر جیونی روڈ)	۲۵،۰۰،۰۰۰/- روپے
۴:	گوادر سینٹر روڈ (Gawadar Sunster Road)	۲،۶۲،۹۹۵/- روپے
۵:	گوادر جیونی روڈ براستہ پشکان	۷۶،۵۶۳/- روپے
۶:	جیونی سینٹر روڈ براستہ گبگ	۸۰،۲۸۷/- روپے
۷:	گوادر تربت روڈ براستہ تلار (تا الینٹ کراس تا تلار)	۸،۱۰،۹۴۹/- روپے
۸:	امپرومنٹ برائے سربندر لنک روڈ	۴،۰۵،۵۰۵/- روپے
۹:	امپرومنٹ برائے چھپ رکھانی روڈ	۵،۰۰،۰۰۰/- روپے
۱۰:	امپرومنٹ برائے پلری ڈک روڈ	۵،۰۰،۰۰۰/- روپے
۱۱:	ری کنڈیشنگ گوادر ایئرپورٹ روڈ	۵۶،۰۰،۰۰۰/- روپے
۱۲:	پسنی اورماڑہ روڈ	۲۴،۱۷،۰۱۲/- روپے
۱۳:	پسنی تربت روڈ (گرکپ روڈ تک)	۸،۳۹،۲۲۱/- روپے
۱۴:	پسنی گوادر روڈ (پسنی تا الینٹ کراس)	۵،۹۸،۵۸۸/- روپے
۱۵:	پسنی کلگ روڈ	۱۰،۶۹،۰۰۰/- روپے
۱۶:	ری کنڈیشنگ پسنی ایئرپورٹ روڈ	۲۰،۰۰،۰۰۰/- روپے
	میزان	۲،۰۹،۲۳،۲۰۳/- روپے

مسٹر حسین اشرف :- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ گوادر تربت روڈ (گوادر تا نالینٹ کراس) پر بیس لاکھ نوے ہزار روپے کی جو رقم خرچ ہوئی ہے کیا وہ صحیح خرچ ہوئی ہے؟ میرے خیال میں آپ نے سفر بھی کیا ہے۔ جب آپ پسنی کے دورے پر آئے تھے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب والا! جیسا کہ ممبر صاحب نے کہا ہے یہ ٹھیک ہے چونکہ یہ میرا پہلا دورہ وہاں کا تھا۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں ہے کہتے ہیں کہ خراب کام ہوا ہے ممبر صاحب میرے پاس آجائیں یا میں ان سے مل لوں میں ان کی شکایت دور کرنے کی کوشش کرونگا

مسٹر حسین اشرف :- جناب والا! کیا وزیر مواصلات یہ بتائیں گے۔ کہ گوادر تا نالینٹا کراس پر جو بیس لاکھ نوے ہزار روپے جو خرچ ہوئے ہیں اگر یہ صحیح معنی میں خرچ ہوتے تو کوئی شکایت نہ ہوتی اگر آپ ان سڑکوں پر سفر کریں تو آپ کو یہ گمان نہیں ہوگا کہ ان سڑکوں پر دو کروڑ سولہ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں جو کام ہوا ہے وہ بھی غلط ہوا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب اسپیکر! آپکے توسط سے ممبر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین چار ماہ میں گزشتہ دس سالوں کی ذمہ داری مجھ پر نہ ڈالیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناانصافی ہے۔ جہانتک میں انکی خدمت میں خود جاونگا انکو میں خوش آمدید کہتا ہوں میں ان سے چھوڑونگا جو ذمہ دار افراد ہوں انکو پکڑوں گا۔

مسٹر حسین اشرف :- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! سیریل نمبر ۹ اور سیریل نمبر ۱۰ پر جو درج ہے۔ ان جگہوں پر جو پیسہ خرچ ہوا ہے ان کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ الیکشن کے دوران ہم نے یہاں سفر کیا ہم ووٹ لینے کیلئے لوگوں کے پاس گئے۔ ڈرائیور ادھر اُدھر سے جا رہا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے کہا آپ دیکھیں بڑے بڑے پتھر ہیں یہاں تو

ہماری گاڑی کے ٹائر پھٹتے ہیں آپ تو تین یا پانچ سو روپے دیتے ہیں اور ہمارا نقصان ہزاروں روپے کا ہوتا ہے۔ جناب والا! کم از کم اسکی تحقیقات ہونی چاہیئے مجھے وہاں ڈرائیور نے بتایا کہ روڈ لوکل گورنمنٹ والوں نے بنایا ہے یہاں ظاہر کرتے ہیں کہ یہ بی اینڈ آر نے بنائی ہے جناب اسپیکر اسکی وضاحت کی جائے کہ یہ روڈ لوکل گورنمنٹ نے بنائی یا بی اینڈ آر نے بنائی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔ جناب اسپیکر! میں معزز ممبر کو بتلا چکا ہوں جہاں پر بھی انکو مشکل ہو۔ اگر وہ میرے آفس میں نہ آنا چاہیں تو میں انکے پاس گوادر چلونگا وہ اسکی نشاندہی کریں ہم ذمہ دار آفیسروں کو پکڑیں گے۔

مسٹر حسین اشرف:۔ مہربانی۔

※ ۳۱۔ مولانا فیض اللہ آخوندزادہ

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ٹھیکیداروں سے فیصد (Percentage) کمیشن لیا جاتا ہے جو ایک غیر شرعی، غیر آئینی اور غیر قانونی فعل ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی فعل کو فوری طور پر بند کرانے کے لئے مناسب اقدام کرے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ٹھیکیداروں سے فی صد (Percentage) کمیشن وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) ماضی میں اس شرمناک حرکت کو بند کرنے کے لئے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا جاسکا

غیر قانونی، غیر شرعی فعل کو فوری طور پر رد کرنے کے لئے موجودہ حکومت تہیہ کئے ہوئے ہے

سردار محمد خان باروزئی :- (ضمنی سوال) جناب والا! میں وزیر مواصلات سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا جواب اثبات میں ہے میں اسے پڑھتا ہوں۔ "ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ٹھیکیداروں سے فیصد یعنی پرسنٹیج کمیشن وصول کیا جاتا ہے اور ماضی میں اس شرمناک حرکت کو بند کرنے کیلئے کوئی موثر قدم نہیں اُٹھایا جا سکا اس غیر قانونی غیر شرعی فعل کو فوری طور پر رد کرنے کیلئے موجودہ حکومت تہیہ کئے ہوئے ہے"

جناب اسپیکر! پھر میں نہیں سمجھتا کہ اس ہاؤس کی تسلی و تشفی کسطرح ہوگی کہ صرف یہ کہہ دیا جائے کہ موجودہ حکومت اس غیر شرعی فعل کو ختم کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے لہٰذا میں سپلیمنٹری کے طور پر پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس کے لئے آرڈر کرتے تاکہ بات تسلی بخش ہو جاتی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب اسپیکر! میں آپکی وساطت سے معزز ممبر صاحب کو بتلانا چاہتا ہوں بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ ہم نے ساری ڈیپارٹمنٹس کو بلایا ہے اور میرے خیال میں معزز ممبر بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور وہ خود بھی وزیر اعلےٰ رہ چکے ہیں اسمبلی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ پہلے جو کچھ ہوا۔ اسے ہمارے کھاتے میں نہ لے جائیں میرے خیال میں یہ سراسر ناانصافی ہے ہماری گورنمنٹ کو چار پانچ ماہ ہوئے ہیں۔ انشاءاللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

مسٹر محمد صادق عمرانی :- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر صاحب۔ وزیر مواصلات صاحب نے اپنے جواب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ تیس پرسنٹ کمیشن ٹھیکیداروں سے حاصل کی جاتی ہے انہوں نے جس طریقے سے کہا کہ ماضی میں بھی یہ ہوتا رہا ہے لیکن اب تو وہ خود اس محکمہ کے ذمہ دار ہیں کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ اس سلسلے میں انہوں نے عملی طور پر یعنی تحریری طور پر بھی کچھ کیا ہے یا محض زبانی بات کی ہے میرا مطلب ہے کہ کمیشن چھوڑنے کے سلسلے میں انہوں نے تحریری احکامات

جاری کئے ہیں؟ انہوں نے ایسا کوئی قانون پاس کیا ہے یا کابینہ میں اس برائی کو ختم کرنے کیلئے کوئی سزا تجویز کی ہے ......

جناب اسپیکر۔ آپنے اپنا سوال پیش کر دیا ہے۔ بیٹھ جائیں۔ وزیر صاحب اسکا جواب دے رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔ جناب اسپیکر! آپکی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ممبر صاحب سوال پوچھ رہے ہیں یا تقریر کر رہے ہیں اسکے لئے تو وہ فریش سوال کریں جیسے میں نے پہلے بھی بتایا ہے اس ایوان کی خدمت میں کہ یہ نیا سوال ہے اسکے لئے نوٹس دینا چاہیئے غیب کا علم تو اللہ جانتا ہے بہرحال اس کیلئے وہ نیا سوال کریں۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب اسپیکر! کیٹنگ کا سلسلہ جو چل رہا ہے وہ غیر قانونی اور غیر آئینی ہے لیکن یہ غیر شرعی فعل ہے۔ ذرا اسکی وضاحت کر دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب اسپیکر! معزز ممبر بھی اس محکمہ میں رہ چکے ہیں وہ اسکی وضاحت بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔ البتہ میں ذرا نالائق ہوں۔ (تالیاں)

جناب اسپیکر۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

میر اختر مینگل صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ فرمائیں۔

میر اختر مینگل:۔ جناب اسپیکر اس ایوان اور چیف منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے تقریباً بارہ روز قبل گاؤں جھگی تحصیل جھل جاؤ ڈسٹرکٹ خضدار میں یہ واقعہ وقوع پذیر ہوا۔ جناب اسپیکر۔ چھ جون کی صبح کے وقت جھگی گاؤں پر اس وقت قہر نازل ہوا جب گاؤں کے زیادہ تر مرد اپنے روزمرہ کے کام میں مصروف تھے اور

عورتیں گھریلو کام کاج میں مصروف تھیں معصوم بچے گہری نیند سو رہے تھے کہ پاکستان ملیشیا جنہیں ہم قانون کا رکھوالا سمجھتے ہیں تقریباً بارہ سو جوان جن کی نگرانی لیفٹیننٹ کرنل اقبال آف قلات اسکاؤٹس کر رہے تھے نے بلا جواز اس گاؤں پر چھاپا مارا۔ خدا بہتر جانتا ہے انکو کس چیز کی تلاش تھی آیا انکی ضرورت پوری ہوئی یا نہیں لیکن قانون کے ان محافظوں نے دو دن تک اس گاؤں کو اس بیدردی سے لوٹا کہ ان لٹیروں نے ہمیں ۱۹۷۳ء کی یاد دلادی۔ انہوں نے گھروں میں گھس کر گھریلو سامان زیور مال مویشی تک لوٹ کر لے گئے حتیٰ کہ گاؤں میں موجود قبروں کی بھی بے حرمتی کی گئی۔ جناب اسپیکر! یہ کیوں ہوا؟ کس قانون کے تحت ہوا؟ میں اسکا جواب چاہونگا۔ اگر یہ صوبائی حکومت کے کہنے پر کیا گیا ہے تو میں اسکی وضاحت چاہونگا اور اگر یہ حرکت کسی اور کے کہنے پر کی گئی ہے تو میں حیران ہوں کہ صوبائی حکومت ابتک کیوں خاموش ہیں ہمیں ۱۹۷۳ء کا دور یاد دلایا جارہا ہے۔ یہ حرکت کیسے ہوئی؟

میں صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جن ہاتھوں سے یہ ہوئی۔ اسے گرفتار کر کے سزا دی جائے تاکہ وہ آئندہ ایسی حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔ اگر کوئی طاقت یہ سمجھتی ہے کہ ہمیں فوج سے دبایا یا ڈرایا دھمکایا جا سکتا ہے تو یہ انکی بھول ہے اور تاریخ اسکی گواہ ہے کہ ان حرکتوں پر اگر قابو نہ پایا گیا تو اس بار بھی پھر وہی ہوگا اور گمان دوسری ہوگی۔

بلوچستان سبز بات۔

میر دوست محمد محمد حسنی:۔ جناب والا! میں جناب اختر محمد مینگل کی بات کی تائید کرتا ہوں۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی (قائد ایوان) جناب اسپیکر صاحب یہ واقعہ واقعی ہوا ہے اور بغیر صوبائی حکومت کی اطلاع اور بغیر ہمارے مشورے کے وہاں پر چھاپہ مارا گیا ہے

ہیں اس کی اطلاع بعد میں پہنچی اس بارے میں مجھے سردار عارف جان محمد حسنی نے ٹیلیفون کیا اور پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ میں نے کہا بھائی کیا ہو رہا ہے تو انہوں نے مجھے اس واقعہ کے بارے میں پہلے بتایا کہ فرنٹیئر کور نے مشکے کے علاقے میں چھاپہ مارا ہے گھروں کی تلاشی لی ہے مگر ہم اس بارے میں کوئی احکامات جاری نہیں کئے ہیں اور نہ جاری کرنے کی ضرورت ہے اور نہ جاری کرنے کا ہمارے پاس کوئی جواز تھا۔ پھر یہ کیسے ہوا کیوں ہوا میں نے ان کو بتایا کہ میں بھی آپ سے سن رہا ہوں میرے پاس اس کا فوری جواب نہیں ہے میں نے کہا مزید معلومات کر کے آپ کو بتائیں گے۔ جب میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ اوپر سے حکم ہے۔ اس لئے چھاپہ مارا گیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اگر اوپر سے حکم تھا تو کوئی اسلحہ یا کوئی چیز برآمد ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ یہاں اسلحہ کا گودام تھا مگر چھاپہ سے پہلے ہٹا دیا گیا تھا صرف چند عام بندوقیں چند کارتوس وغیرہ ملے ہیں اصل اسلحہ پہلے سے یہاں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ جب مجھے یہ شکایات ملیں تو میں فرنٹیئر کور کے متعلق معلومات حاصل کیں جو میں آپکو تفصیل سے بتا دینا چاہتا ہوں۔ انگریزوں کے وقت سے یہ فورس مختلف ناموں سے بنائی گئی سب سے پہلے ۱۹۲۸ء میں ژوب ملیشیا بنایا گیا تھا جس کا کام بھی سرحدی علاقے کی حفاظت کرنا تھا۔ پھر ۱۹۵۹ء کے سنٹرل ایکٹ کے تحت ان کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ پاکستان کے علاقوں کی خاص طور پر بلوچستان کی سرحدی علاقوں کا تحفظ کرے مرکزی حکومت نے اس ایکٹ کے تحت ان کو یہ اختیار بھی دیا کہ جب اور جہاں بھی ان کی ضرورت پڑے پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر کی مدد کر سکتے ہیں اس تمام فورس کی بھرتی اس میں تمام توسیع کرنا یا مختلف جگہوں پر تعینات کرنا مرکزی حکومت کے اختیار میں ہے۔ ان کا تمام کنٹرول ڈی آئی جی۔ کمانڈنٹ اور دیگر افسران کا بھرتی کرنا انکی تعیناتی کرنا مرکزی حکومت کے اختیار میں ہے۔ امن کے وقت میں جیسا کہ اب ہے کسی

بیرونی ملک سے جنگ نہیں ہو رہی ہے۔ پاکستان کسی ملک سے برسرِپیکار نہیں ہے تو ان کے قواعد میں لکھا گیا ہے کہ وہ صوبائی حکومت کو ضرورت کے وقت امداد مہیا کریں گے۔ سول اتھارٹی کے ساتھ پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر کے ساتھ مل کر کوئی کارروائی کر سکتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر یا پولیٹیکل ایجنٹ اگر چاہیں تو ان کو امداد کے لئے بلا سکتے ہیں۔ پھر ۱۹٦۱ء میں فرنٹیئر کور کے رولز مرتب کئے گئے رول ۵ کے تحت سرحد کے قریب یہ فورس تعینات کی جائے گی اور یہ مرکزی حکومت کے کہنے پر عملدرآمد کرے گی اس کے بعد رول ۵ (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ امن کے وقت ڈپٹی کمشنر یا پولیٹیکل ایجنٹ جیسی بھی صورت ہو ان کے ہدایات کے تحت کسی علاقے میں کارروائی کر سکے گی۔ جیسے یہاں کہا گیا ہے کہ وہ ان ہدایات پر عمل نہیں کرتے اور اس کے برعکس کام کرتے ہیں۔ جیسے اب کیا ہے۔ انہوں نے پی اے یا ڈپٹی کمشنر کی ہدایات کے مطابق یا ان کی درخواست پر یہ کارروائی نہیں کی بلکہ انہوں نے اپنے طریقے سے عملدرآمد کیا ہے یہ رول ۵ (ب) کے تحت کام کریں گے اگر ان کو ڈپٹی کمشنر کہے کہ آپ فلاں علاقے میں نہیں جا سکتے ہیں نہ وہاں گشت کر سکتے ہیں نہ کارروائی کر سکتے ہیں تو اصولی طور پر وہ نہیں کر سکتے قانونی طور پر تو ایسا ہے اگر وہ اس سے تجاوز کر رہے ہیں تو یہ اور بات ہے اور جیسا انہوں نے اب کارروائی بھی کی ہے جس کی تفصیل ہمارے معزز ممبر صاحب نے بتلادی ہے ایسی کارروائی تو پی اے یا ڈی سی کے درخواست پر ہونی چاہیئے تھی۔ اصول تو یہ تھا۔ مگر ایسا نہیں ہوا ہے اگر یہ ملیشیاء والے یا فرنٹیئر کور والے تلاشی لیتے ہیں تو انہیں پولیٹیکل ایجنٹ کو یا ڈپٹی کمشنر کو بتانا چاہیئے اس کی تمام ذمہ داری پھر ان افسران پر ہوتی ہے اگر یہ اطلاع کرتے تو اس واقعہ کی ذمہ داری بھی پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر پر ہوتی مگر اس وقت نہ پولیٹیکل ایجنٹ نے فرنٹیئر کور سے ایسی کارروائی کرنے کی درخواست کی ہے اور نہ ان کو بلایا ہے یہاں تو اُلٹا حساب ہوا ہے ان کے بلیے

قوانین تو ہے جو میں آپکو پڑھکر سنا رہا تھا پھر کسٹم ایکٹ کے تحت سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے فرنٹیئر کور وغیرہ کو یہ اختیار دیا کہ جہاں کسٹم آفیسران تعینات نہیں ہیں وہ سرحد سے بیس میل کے اندر اندر ان کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی گاڑی کو روک سکتے ہیں چیکنگ کر سکتے ہیں تلاشی لے سکتے ہیں۔ تاکہ اسلحہ کی سمگلنگ نہ ہو۔ منشیات کی سمگلنگ اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں کی سمگلنگ نہ ہوں ہمارے ملک کی سرحد اس صوبے میں دو ممالک ایران اور افغانستان کے ساتھ لگتی ہے۔ فرنٹیئر کور کو اس ایکٹ کے تحت یہ اختیار دے دیا گیا کہ بیس میل کے اندر سرحد کے قریب کارروائی کر سکے۔ اس سلسلے میں وہ ہر قسم کی چیکنگ کر سکتے ہیں تلاشی لے سکتے ہیں گاڑی روک سکتے ہیں۔ اور جب سے ہماری یہ موجودہ حکومت آئی ہے ہمیں رپورٹ پہنچی ہے اور لوگوں کی شکایات ملی ہیں کہ یہ حد سے تجاوز کرتے ہیں سرحد سے سو میل اور ڈیڑھ سو میل تک گاڑیوں کو روکتے ہیں ان کی تلاشی لیتے اور عوام کو پریشان کرتے ہیں جس کے بارے میں میں نے سابقہ آئی جی فرنٹیئر کور کو کہا تھا انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا بہرحال لوگوں کو اس بارے میں شکایات ہیں ممبر صاحب نے بھی کہا ہے۔ جناب والا! ۱۹۵۹ء فرنٹیئر آرڈیننس کی رو سے مرکزی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ جہاں چاہے ان کے یونٹ تعینات کر سکتی ہے یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے وہ تعینات ہو رہی ہے ہمارے صوبے میں یہ مرکزی فورس ہے تنخواہ وہ دیتے ہیں حکومت بلوچستان کا تعلق اتنا کہ وہ ہماری زمین پر تعینات ہیں۔ جن جن علاقوں میں چھاؤنیاں بنائی گئی ہیں اور جہاں جہاں وہ تعینات ہیں ان کے آئی جی صاحبان اور کمانڈنٹ اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ہماری اس مسئلہ کے بارے میں ان کے ساتھ خط و کتابت اور بات چیت جاری ہے کہ آپ اپنی مرضی سے جہاں اڈہ بنانا چاہتے ہیں چھاؤنی عارضی یا مستقل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کیلئے بھی ہماری منظوری ہونی چاہیئے تاکہ ہم بھی سمجھیں کہ کہاں ان کی تعیناتی ہونا ضروری ہے۔ از خود آپ نہ کریں اس

بارے میں خط و کتابت چل رہی ہے۔ میں معزز ممبر کے سوال کے جواب میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا اس تلاشی ایکشن سے کوئی واسطہ نہیں تھا لیکن جتنا دکھ آپکو ہوا ہے اتنا دکھ ہمیں بھی ہوا ہے اور ہماری مرکزی حکومت سے بھی اس بارے میں گفت و شنید ہو رہی ہے کہ بغیر ہماری منظوری کے اور بغیر ہماری اجازت کے وہ از خود ایسا ایکشن نہ لیا کریں۔ اس سے معاملہ خراب ہو سکتا ہے ایسی چیزیں نہ کریں کیونکہ مرکزی حکومت کسی اور پارٹی کی ہے اور صوبے میں کسی اور پارٹی کی حکومت ہے اور اس وقت قدرے تلخی ہے یہ فورس مرکزی حکومت کے ہاتھ میں ہے وہ اسے جسطرح استعمال کرنا چاہتے ہیں کر سکتے ہیں بہر حال ہماری کوشش یہی ہے کہ یہاں کے عوام کے خلاف بغیر کسی وجہ کے فورس استعمال نہ کریں۔ اور تلخیوں کو نہ بڑھائیں یہاں کے جھگڑوں کو نہ بڑھائیں اس سے پہلی حکومت دوسری پارٹی کی تھی اس وقت بھی ایسے کچھ واقعات ہوئے تھے۔ ہم ان معاملات کی تفصیل میں نہیں جائیں گے وہ ایک پیریڈ تھا۔ انہیں نہ دہرایا جائے ہم چاہتے ہیں کہ ہم اسے ذہنوں سے نکال دیں اسے تازہ نہ کیا جائے۔ اسپیکر صاحب ہم اُمید کرتے ہیں وہ اپنی فورس کو ہدایت دیں گے کہ جیسے ان کے رولز ریگولیشن میں ہے کہ جب بھی گشت پارٹی کے ساتھ تلاشی کے اقدام کے لئے جائیں گے اس کے لئے وہ صوبائی حکومت سے منظوری اور اجازت لیکر کام کریں گے نہ کہ اپنی مرضی اور اجازت کے خلاف کام کریں۔ شکریہ۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر:۔ اب رخصت کی درخواستیں سیکرٹری صاحب پڑھیں گے

مسٹر اختر حسین خان
سیکرٹری اسمبلی: جناب محمد ایوب بلوچ نے نجی معروفیت کی بنا پر آج کے اجلاس

سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی : مولانا محمد اسحاق خوستی صاحب نے درخواست کی ہے کہ ۱۹ جون ۱۹۸۹ء سے ۲۲ جون تک نجی مصروفیت کی بنا پر اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے لہٰذا انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی :- میر محمد صالح بھوتانی صاحب نے نجی مصروفیت کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی :- میر ذوالفقار علی مگسی نے نجی مصروفیت کی وجہ سے اسمبلی اجلاس سے آج سے ایک ہفتہ کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اس کے بعد اب وزیر خزانہ آڈٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھیں گے

وزیر خزانہ:۔ (۱) جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں آڈٹ رپورٹ بابت پبلک سیکٹر برائے مالی حسابات ۸۶-۱۹۸۷ - ، (۲) آڈٹ رپورٹیں بابت سال ۸۷-۱۹۸۶ (۳) مالی حسابات بابت مالی سال ۱۹۸۵- ۸۶ اور ۱۹۸۶- ۸۷ (۴) اور حساباتِ مالی تصرفات بابت سال ۱۹۸۵- ۸۶ ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر:۔ مذکورہ رپورٹس پیش ہوئیں۔ لہٰذا میں ان رپورٹوں کو مجلس قائمہ حسابات کے حوالے کرتا ہوں۔

مولوی محمد اسحاق خوستی:۔ جناب اسپیکر صاحب! نواب صاحب وزیر اعلےٰ بلوچستان نے خوشخبری سنائی کہ کسٹمز پوسٹ بارڈر سے بیس میل دور ہے یہ حقیقت ہے میں یہ بات نواب صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں بلیلی کسٹمز چیک پوسٹ پر لوڈ لائی اور ٹرانسپورٹ سے جب لوگ آتے ہیں تو ان سے رشوتیں لیتے ہیں میں نواب صاحب سے کہونگا کہ بلیلی کسٹم پوسٹ کو یہاں سے ہٹایا جائے یہ لوگوں کے خلاف ہے تاکہ لوگوں کو آسانی اور تسلی ہو۔

قائد ایوان:۔ جناب اسپیکر! بدقسمتی سے مولوی صاحب بڑی تیزی سے بول رہے تھے میرے پلے کچھ بھی نہیں پڑا کہ وہ کیا فرما رہے ہیں اگر آہستہ سے بولیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میں ان کے اعتراضات کا بڑی خوشی سے جواب دونگا۔

جناب اسپیکر:۔ مولوی صاحب دوبارہ بولیں۔

مولوی محمد اسحاق خوستی:۔ جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ بلیلی کسٹم پوسٹ شہر میں ہے اور میرے خیال میں یہ رول کے خلاف ہے اسے وہاں سے ہٹایا جائے تاکہ لوگوں کو پریشانی نہ ہو۔

قائد ایوان۔ بیلی کسٹمز پوسٹ کا ملیشیا سے کوئی تعلق نہیں لینڈ کسٹمز اور سی کسٹمز علیحدہ ادارے ہیں۔ کسٹمز چیک پوسٹیں سریاب اور بیلی میں ہیں ان کا تعلق مرکز سے ہے یہ صوبائی محکمہ نہیں ہے اندرون ملک مکران کی طرف سی کسٹم کی چیک پوسٹیں ہیں وہ کسٹمز ایکٹ کے تحت اپنے بیریئر (Barriers) لگاتے ہیں اور تلاشی لیتے ہیں یہ ان کا حق اور اختیار ہے اگر وہ لوگوں کو ضرورت سے زیادہ تکلیف دے رہے ہیں اور یا نہ پریس کر رہے ہیں تو انکو ہٹانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے اندرون ملک جہاں وہ سمجھتے ہیں چوری یا اسمگلنگ کا راستہ ہے تو یہ انکا اختیار ہے کہ اپنی چیک پوسٹ لگائیں اگر مگر ایسا نہیں کہ دس قدم پر بھی پوسٹ لگائیں ایسا نہیں ہے۔

میر ثناءاللہ خان زہری۔ جناب اسپیکر! جیسا نواب صاحب نے فرمایا جھل جھاؤ ایریا کے گاؤں پر ملیشیاء نے چھاپہ مارا یہ اس حکومت کی پہلی کاروائی ہے لیکن اس سے پہلے بھی اس قسم کے واقعات جھالاوان ایریا میں ہوتے رہے ہیں جہاں تک نواب صاحب کے فرمانے کا تعلق ہے کہ اسمگلنگ ہوتی ہے اسلیئے ملیشیا نے چھاپا مارا لیکن ہمارے خیال میں وہاں جو کیمپوں میں چھاپا مارا جائے کیونکہ وہاں رائفلیں، راکٹ لانچر، اور دیگر اسلحہ ہوتا ہے اور ملک کے دوسرے صوبوں کو سپلائی ہوتا ہے اسلیئے اگر چھاپہ مارنا ہے تو وہاں مارے دوسرے بات یہ ہے ملیشیا والوں کے چھاپہ مارتے وقت علاقہ کے ڈپٹی کمشنر پولیٹیکل ایجنٹ یعنی پولیٹیکل حکام ساتھ ہوتے ہیں لیکن وہ اس دفعہ وہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں لیکر گئے اس کی کیا وجہ ہے کہ انہوں نے پولیٹیکل حکام کو نہیں بتایا۔ لہذا میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ کیا ایکشن اٹھائیں گے۔ کیا قائد ایوان اس کی وضاحت کرینگے؟

جناب اسپیکر۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے تفصیل سے بتایا ہے جواب تو انہوں نے ایک حد تک دیدیا ہے اس کی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

میر ثناء اللہ خان زہری۔ جناب اسپیکر! جیسا نواب صاحب نے فرمایا کہ وہ کمشنر ڈپٹی کمشنر وغیرہ کیکر نہیں گئے تھے انہوں نے بتایا کہ یہ صوبائی معاملہ ہے تو اس ضمن میں نواب صاحب کیا وضاحت کرینگے۔ جناب والا! یہ گاڑی جس پہ چھاپہ مارا گیا مرکزی حکومت کا تو نہیں بلکہ یہ صوبائی حکومت کا ہے۔ نواب صاحب نے کیا ایکشن لیا؟ اس کی وضاحت کریں گے؟

میر صابر علی بلوچ۔ جناب اسپیکر! معزز رکن نے اس مسئلہ کا جو بیک گراؤنڈ بتایا ہے فرنٹیئر کور رز کے فنکشنز کی تفصیل جو ہے ان کے مطابق چیف منسٹر صاحب اس قسم کے دائرہ اختیار (Jurisdiction) اور مسائل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ فرنٹیئر کور رز یا دیگر اینٹی اسمگلنگ ایجنسز وغیرہ کی جو رسٹرکشن یعنی اختیارات سے باہر ہے ان کا تعلق یہ حساس معاملہ ہے چونکہ یہ صوبائی حکومت کا معاملہ نہیں بلکہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے لہذا ہم اس ایوان کے توسط سے قائد ایوان کو گذارش کرتے ہیں کہ ایسے معاملات کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اٹھائیں فرنٹیئر کور رز والے غریب لوگوں کی گاڑیوں کو برسٹ کر دیتے ہیں یقیناً اس سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوگا۔ بلاشبہ یہ صوبائی حکومت کیلئے پرابلم ہے اسلئے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر حل کیا جائے۔ شکریہ۔

قائد ایوان۔

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے۔ معزز ممبر کے جواب میں بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کن اختیارات کے تحت جا کر ایسا کیا انکا کیا مقصد تھا معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ اوپر سے حکم ہے جب اوپر سے حکم ہے تو پھر نہ ہمارے ڈی سی اور نہ کمشنر کو بتایا تاہم اپنے اختیارات کے تحت انہوں نے جو کرنا تھا انہوں نے کیا انکو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں پڑی ہم سمجھتے ہیں یہ ناجائز تھا اور ہم نے بھی اسکو جائز قرار نہیں دیا ہم نے پہلے آئی جی ایف سی سے جواب طلبی کی جسکا وہی جواب دے سکتا ہے ہم نے مرکزی حکومت سے بھی خط و کتابت کے ذریعے اسکو

(Interior)
ٹھیک آپ کیا ہے یہ فورس مرکزی حکومت کے تحت ہے یہ ذمہ داری منسٹری آف انٹیریر کی ہے۔
جناب اسپیکر! مجھے بہت سی شکایات مختلف جگہوں سے ملی ہیں کاکڑ خراسان، پشین توبہ کاکڑی کے علاقے اور ضلع چاغی اور مکران کا وسیع علاقہ ہے وہاں یہ شکایات پائی جاتی ہیں پچھلے دنوں گلگت کے کچھ لوگ حج تو نہیں بلکہ زیارت کیلئے ایران سے واپس پر تقریباً چالیس لوگ چیف منسٹر ہاؤس آئے اور میرے ٹیبل پر تیس چالیس پاسپورٹ رکھ دیئے اور کہنے لگے ہم کو انہوں نے لوٹا ہے ہم تبرک کیلئے چند تولیے وغیرہ لے گئے لیکن ہم سے لے لئے گئے ہیں آئی جی ایف سی کو ہم نے لکھا اور پوچھا موجودہ آئی جی نہیں بلکہ سابقہ آئی جی سے میں نے بات کی تھی مکران کے علاقے میں لوگوں کو بہت سی شکایات ہیں اور اب بھی آرہی ہیں پسنی فش ہاربر کے افتتاح کے موقع پر وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو آئی تھیں میں نے یہ شکایات اُن کو کیں اور کہا کہ رولز کے تحت یہ پوسٹ ہماری ملیشیا بارڈرز پر تعینات ہیں اور اس کے مطابق بیس میل کے اندر ان کا عملدرآمد ہوتا ہے تاکہ اسمگلنگ کی روک تھام اندرون ملک نہ ہو سکے یہ بلیٹک اپنے حدود کے اندر رہتے ہوئے چھاپے ماریں لیکن ان کی وجہ سے لوگ تکلیف برداشت کرتے ہیں یہ انکو ڈراتے دھمکاتے ہیں انہوں نے اس بارے میں وعدہ کیا کہ تحقیقات کرائینگی اور رولز اینڈ ریگولیشن میں موزوں ترمیم کرینگی مگر میرے خیال میں دو ڈھائی ماہ گزر گئے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ابھی تک کوئی عملدرآمد مرکزی حکومت کی طرف سے نہیں کیا گیا حالانکہ اس کے بعد ہم اسلام آباد میں بھی ملے تھے تب بھی میں نے انہیں یاد دہانی کروائی پھر بھی انہوں نے وعدہ کیا اور دوبارہ کہا کہ غور کرینگی تاہم ابھی تک خاطر خواہ کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا اور ممبر صاحب نے بھی پوچھا کہ صوبائی حکومت کیا کر رہی ہے جیسا میں نے پہلے بھی بتایا یہ کہ ہماری یعنی صوبائی حکومت کی فورس نہیں ہے بلکہ مرکزی حکومت کی فورس ہے وہی ان کو سزا یا انعام دے سکتے ہیں ہم انکو سزا نہیں دے سکتے اور نہ ہی انعام دے سکتے ہیں

مرکزی حکومت ہی ان سے بازپرس کرسکتی ہے البتہ انکے کسی غلط اقدام کے بارے میں ہم ان سے بازپرس کرسکتے ہیں نہ یادہ کچھ نہیں ۔ یہ بات تسلی بخش نہیں کہ صرف سوال کرنا بدقسمتی سے ملک کا قانون ایسا ہے...... یہ مرکز کا معاملہ ہے ہم کسی سے پوچھ سکتے ہیں مگر ہم امید کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت اس بارے میں خاطر خواہ اقدام اُٹھائے گی اور ضروری معلومات ہمیں بھی بہم پہنچائے گی تاکہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں۔

میر جان محمد جمالی:۔ جناب والا! میں بھی اس بارے میں تھوڑی سے گذارش کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ صرف فرنٹیر کور کا نہیں ہے یہاں پر کسٹم فورس ہے کوسٹ گارڈ کے نام سے فورس ہے اور نارکوٹیکس کنٹرول والے ہیں امریکہ کا پیسہ ہے نئی سفید گاڑیاں بھگاتے پھرتے ہیں ان سے بھی لوگوں کی شکایات ہیں اس کے ساتھ ان کا بھی جائزہ لیا جائے ایسا نہ ہو کہ بعد میں حالات گھمبیر ہو جائیں سنبھالنا مشکل ہو جائے لہٰذا ابھی سے ان چیزوں کا نوٹس لیا جائے۔

سرکاری قانون سازی

جناب اسپیکر:۔ وزیر مال مسودہ قانون پیش کریں۔

میر عبدالمجید بزنجو (وزیر مال)**:** جناب والا! آپکی اجازت سے میں کوئٹہ حصول اراضی دربائشی و ترقیاتی اسکیمات، کا (منسوخی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء ایوان میں پیش کرتا ہوں

میر ظفر اللہ خان جمالی: جناب والا! وزیر مال نے تو منسوخی کا لفظ واضح نہیں بولا ہے۔

جناب اسپیکر: کوئٹہ حصول اراضی دربائشی و ترقیاتی، اسکیمات کا (منسوخی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء ایوان میں پیش ہوا۔

جناب اسپیکر! چونکہ ایجنڈے کے مطابق کوئی کارروائی نہیں ہے لہٰذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۹ جون صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے اسمبلی کا اجلاس صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر مورخہ ۱۹ جون ۱۹۸۹ء (دوشنبہ) صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔

(گورنمنٹ پریس بلوچستان کوئٹہ ۳۹۳/۱-۹۰ تعداد ۲۰۰ کتابیں)